اسلامی قرارداد برائے عالمی موسمیاتی تبدیلی

1 ابتدائیہ

1.1 گاڈ - جس کو ہم اللہ کے نام سے جانتے ہیں۔ اُس نے اِس کائنات کو اِس کے تنوع، زرخیزی اور قوّتِ حیات کے ساتھ پیدا کیا ہے: ستارے، سورج اور چاند، زمین اور اُس پر آباد جانداروں کے سبھی خاندان۔ یہ سب خالق کی بے پناہ عظمت اور رحیمی کے مظاہر ہیں۔ سبھی تخلیقات، عین اپنی فطرت کے مطابق، اپنے خالق کے حکم پر سرنگوں ہوتی ہیں اور اُسی کی عظمت بیان کرتی ہیں۔ ہم سبھی انسان اُسی خالقِ کُل کے احکامات کو بجالانے اور اُس کی تمام مخلوق کی بہترین بھلائی کرنے کے واسطے پیدا کئے گئے ہیں۔

1.2 ہمارا سیّارہ اربوں سال سے قائم ہے اور موسمی تبدیلی، بذاتِ خود کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس زمین کا موسم اِس مدت میں بہت سی قدرتی عوامل کی وجہ سے خشک وتر، سرد وگرم ادوار سے گزر چکا ہے۔ اِن میں سے بیشتر تبدیلیاں بتدریج ہوتی ہیں تا کہ اُس وقت کے جانداران تبدیلیوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال سکیں۔ کچھ تبدیلیاں یک لخت اور تباہ کُن ہیں جن کی بدولت جاندار صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہوگئے تاہم ایسے سخت حالات کے بعد بھی زندگی ایک نئی صبح کی طرح طلوع ہوئی اور بدلے ہوئے موسم وماحول سے ہم آہنگ ہو کر ایک نئی شروعات کی۔ یہی ہم آہنگی اور توازن ہمارے لئے نہایت قیمتی ہے۔ ماضی کی انہی موسمی تغیّرات نے زمین میں وہ جاندار دفن کردیئے جن کی بدولت آج ہمیں زمینی ایندھن حاصل ہورہا ہے۔ بدقسمتی سے ان قدرتی وسائل کے تئیں ہمارا غیر عقلی رویّہ اور کوتاہ بینی آج اُن حالات کو ہی خطرے میں ڈال چکی ہے جن پر زندگی کی بقا کا دارومدار ہے۔

1.3 موجودہ دور جو کہ سینوزوائک (Cenozoic) نام سے جانا جاتا ہے اس میں عالمی موسمیاتی تبدیلیوں کی رفتار بہت تیز اور گزشتہ ادوار سے مختلف ہے، جبکہ یہ مدھم اور بتدریج ہوتی تھی۔ مزید برآں یہ انسانی حرکات کی وجہ سے ہورہی ہے۔ آج انسان قدرت پر حاوی ہونے کی کوشش میں لگا ہے۔ اَرضیاتی سائنسداں آج کے دور کو ''انسانوں کا دور'' (Age of Humans) یا ''اینتھروپوسین'' (Anthropocene) کا نام دیتے ہیں۔ انسان، جس کو اس زمین کا نگراں ونگہبان (خلیفہ) بنا کر بھیجا گیا تھا اُسی نے اِس پر وہ تباہی مچائی ہے کہ آج نہ صرف اُس کا بلکہ تمام جانداروں کا وجود خطرے میں پڑ چکا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کی یہ رفتار قابل برداشت نہیں ہے اور قوی اُمید ہے کہ زمین کا یہ نازک توازن، جس پر زندگی کا دارومدار ہے، جلد ہی تباہ ہوجائے گا۔ انسان کا قدرت اور اُس کے وسائل سے ایسا راست تعلق ہے کہ اِن کی بقا سے ہی اُس کی بقا ہے۔ تاہم یہاں بھی ایک قدرتی توازن پایا جاتا ہے اگر وہ بگڑ جائے تو یہی وسائل زندگی کے لئے خطرہ بن جاتے ہیں۔ جس زمینی ایندھن سے انسانی سماج نے ترقی وخوشحالی کے چراغ روشن کئے اُسی کا بے تحاشہ استعمال اس دور کی موسمیاتی تبدیلیوں کا بنیادی محرک ہے۔ اِسی ایندھن کی وجہ سے پیدا ہوئی کثافت آج اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو خطرے میں ڈال چکی ہے۔ یہ نعمت صاف ہوا کی شکل میں ہو، یا متوازن موسم، اور زندگی سے پُر دریا وسمندر کی شکل میں، سبھی کا وجود خطرے میں ہے۔ تاہم اب بھی اِن قدرتی وسائل کی جانب ہمارا رویّہ خودغرضانہ اور محدود ہے، اُن کا استحصال جاری ہے بِنا اس فکر کے، کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لئے کیسا موسم وماحول چھوڑ رہے ہیں۔ ہم اِسی ناانصافی اور ظلم کے ساتھ کیونکر اپنے مالک حقیقی کے سامنے روزِ قیامت حاضر ہوں گے؟

1.4 اقوامِ متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام (UNEP) نے 2005ء میں 95 ممالک کے 1300 سائنسدانوں کے تجربات وجائزات کی بنیاد پر موجودہ صدی کا ماحولیاتی جائزہ (Millennium Ecosystem Assessment) جاری کیا تھا جس کے مطابق ''بیسویں صدی کے نصف آخر میں انسانوں نے ماحول میں جتنی تبدیلیاں پیدا کی ہیں، اُتنی انسانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوئیں۔ اِن کی وجہ سے انسانوں کو مادّی خوشحالی تو ضرور مہیا ہوئی لیکن ماحول بتدریج تباہ ہوا۔ انسانی حرکتیں قدرتی وسائل وعوامل پر اتنا دباؤ ڈال رہی ہیں کہ اب یہ توقع کرنا مشکل ہے کہ فطرت کے خود کو متوازن کرنے کے طریقے اِس ماحول کو از خود، آنے والی انسانی نسلوں کے لئے سازگار و مددگار بنا سکیں گے''۔

1.5 تقریباً دس سال بعد اور ایسی متعدد کاوشوں کے باوجود، جن میں وہ کانفرنسیں بھی شامل ہیں جن میں ''کیوٹو معاہدہ'' (Kyoto Protocol) پر کسی اتفاقِ رائے کی کوششیں ہوئیں، زمین اور اس کے ماحول کی صورتحال بگڑتی ہی جا رہی ہے۔ سو (100) اقوام کے نمائندوں پر مشتمل ''بین الاقوامی پینل برائے موسمیاتی تبدیلی'' (IPCC) نے مارچ 2014ء میں درج ذیل پانچ بنیادی وجوہات کو ان موسمیاتی تبدیلیوں سے راست وابستہ پایا:-

- موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے انسانی آبادیوں اور ماحول کا وجود خطرے میں ہے۔
- سخت حدّت والے موسم، بے تحاشہ بارشیں اور سیلاب، ان موسمیاتی تغیّرات کی وجہ سے بڑھ رہے ہیں۔
- یہ خطرات زمینی علاقوں اور اقوام کو یکساں متاثر نہیں کر رہے، عموماً اِن کی زد میں ہر ملک، چاہے وہ ترقی یافتہ ہو یا ترقی پذیر، اُس کے غریب اور پسماندہ طبقات ہی زیادہ آ رہے ہیں۔
- اِن کے اثرات سے زمین کا حیاتی تنوع (Biodiversity)، ماحول سے حاصل ہونے والے وسائل اور سہولیات اور ہماری تمام معیشت بری طرح اور مزید متاثر ہوگی۔
- زمین کے مرکزی طبعی نظامات خطرے میں ہیں۔ اندیشہ ہے کہ اِن میں یک لخت اور ناقابل واپسی تبدیلیاں آسکتی ہیں۔

ان تمام مشاہدات اور حقائق سے یہ عیاں ہے کہ ہم قدرتی وسائل کا صحیح ڈھنگ سے استعمال نہیں کر رہے اور یہی وہ وسائل ہیں جن پر زندگی کی بقا کا دارومدار ہے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنے اس رویّے پر فوری از سرِ نو غور کریں۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق وجوہات پر گفت وشنید کرنے والی کانفرنسوں (COP) میں مستقل یہ حقیقت سامنے آ رہی ہے کہ اِس رُخ ہماری پیش رفت بہت سست ہے جبکہ موجودہ صدی کا ماحولیاتی جائزہ 2005ء میں جاری ہو چکا ہے۔ انسانی بقاء اس سست رفتاری کی متحمل نہیں ہوسکتی۔

1.6 صنعتی انقلاب سے آج تک کے مختصر عرصے میں انسان، معاشی ترقی کے نام پر، اُن ناقابل تجدید قدرتی وسائل کا بڑا حصہ استعمال کر چکا ہے جن کے بننے میں 25 کروڑ سال لگے تھے! آج نہ صرف انسانی آبادی بڑھ رہی ہے بلکہ وسائل کا، فی کس استعمال بھی بڑھ رہا ہے۔ علاوہ ازیں بین الاقوامی تجارتی ادارے وسائل کا استحصال کر رہے ہیں باوجود اس کے کہ ان حرکتوں کے واضح اثرات ہمارے سامنے ہیں۔ آرکٹک علاقے میں پگھلتی برف جیسے حقائق سے کون آنکھیں چرا سکتا ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک بڑے خطرے کی آمد کی گھنٹی ہے۔

1.7 چوٹی کے ماہر موسمیات یہ کہتے ہیں کہ اوسط عالمی درجۂ حرارت میں محض دو ڈگری سینٹی گریڈ کا مزید اضافہ جو کہ ہماری موجودہ حرکات کے نتیجے میں بس آیا ہی چاہتا ہے، ہمارے تابوت میں آخری کیل ہوسکتا ہے۔ بعض ماہرین کا تو خیال ہے کہ ڈیڑھ ڈگری سینٹی گریڈ کا مزید اضافہ ہی تباہ کن ہوگا۔ درجۂ حرارت کے اس مزید اضافے سے آنے والی تباہی لاکھوں لوگوں کو اور نہ جانے کتنے دیگر جانداروں کو ایک

جانب خشک سالی اور قحط تو دوسری طرف سیلابوں میں مبتلا کر دے گی۔ صنعتی انقلاب کے بعد سے آج تک فضا میں مستقل بڑھنے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کی مقدار، اس موسمیاتی تبدیلی کی بڑی وجہ ہے۔

1.8 یہ بات نہایت تشویشناک ہے کہ باوجود اِن خطرات کے کویوٹو پروٹوکول کا متبادل جو کہ 2012ء تک تیار ہو جانا چاہئے تھا ابھی تک وجود میں نہیں آیا ہے۔ یہ بے حد ضروری ہے کہ تمام ممالک خصوصاً ترقی یافتہ ممالک مزید مثبت اور مشفقانہ رویّہ اختیار کرتے ہوئے پوری کوشش کریں تا کہ تباہی کا یہ سفر بہت دیر ہونے سے پہلے ہی روکا جاسکے اور اصلاحی اقدامات شروع ہو سکیں۔

2 تصدیق

2.1 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اللہ مالکِ کُل ہے اور سبھی کا رب (پالنہار، پرورش کرنے والا) ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اصل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عالموں (کائناتوں) کا رب ہے۔

قرآن (1:1)

وہی ایک خالق ہے۔ **الخالق**

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

وہ اللہ ہی ہے- خالق، ایجاد کرنے والا -صورتیں بنانے والا۔

قرآن (59:24)

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ

وہ جس نے ہر چیز بہترین (اَحسَن) پیدا کی۔

قرآن (32:7)

اُس نے کوئی چیز فضول پیدا نہیں کی۔ ہر چیز سچائی کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے (بالحق) اور درست ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

یہ آسمان وزمین اور اِن کے درمیان کی چیزیں ہم نے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنا دی ہیں۔ اِن کو ہم نے برحق پیدا کیا ہے۔

قرآن (44:38)

2.2 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اُس نے تمام مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ **المحیط** ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر محیط ہے۔

قرآن (4:126)

2.3 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ:

- اللہ نے زمین کو کامل توازن میں پیدا کیا۔
- اُس کی بے پناہ رحیمی نے ہم کو زرخیز زمین، تازہ ہوا، صاف پانی اور ہر وہ عمدہ شئے عطا کی جس سے ہماری زندگی ممکن اور خوشگوار ہوئی۔
- زمین پر قدرتی موسموں کے ادوار چلتے ہیں جن میں اُن کی مطابقت سے انسان اور دیگر جاندار پھلتے پھولتے ہیں۔
- موجودہ موسمیات کے ادوار کی تباہی انسان کی اُن حرکات کی وجہ سے ہے جن سے یہ توازن بگڑا ہے۔

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ
أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ
وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ
وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ

آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کردی۔
اِس کا تقاضہ یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔
انصاف کے ساتھ وزن قائم کرو اور نہ میزان میں کمی کرو۔
زمین کو اُس نے سب مخلوق کے لئے بنایا۔

قرآن (55:7-10)

2.4 ہم تصدیق کرتے ہیں اُس فطرت کی جس پر اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ
لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

یکسو ہو کر اپنا رُخ اِس دین کی سمت میں جما دو۔ قائم ہو جاؤ اُس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔
اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی۔ یہی بالکل راست (سیدھا) اور درست دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

قرآن (30:30)

2.5 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ انسان نے اپنی مادّی ترقی کے واسطے وسائل کا بے تحاشہ استعمال کر کے زمین پر فساد پھیلا دیا ہے جس کے اہم مظاہر ہیں:-

- عالمی موسمیاتی تبدیلیاں وجود میں آئیں جو کہ فی الوقت ہماری پریشانی کا سبب ہیں۔
- ہماری فضا، آبی نظام، سمندر اور زمین آلودہ ہو کر سڑ رہی ہے۔
- جنگلات کی کٹائی کی وجہ سے مٹی کٹ رہی ہے اور ریگستان پھیل رہے ہیں۔
- زمین پر آباد مختلف نسلوں کی رہائش اور ماحول کی بربادی کی وجہ سے کچھ بے حد اہم، متنوع اور زرخیز علاقے برباد ہو رہے ہیں۔
  مثلاً بارانی جنگلات (Rain Forests)، دلدلی علاقے (Wetands) اور مونگے کی چٹانیں (Coral Reefs)۔

- اِن اہم ماحولیاتی نظاموں کی بربادی کی وجہ سے ان سے حاصل ہونے والے فوائد اور خدمات ختم ہو رہی ہیں۔
- نئی نئی اقسام کی مصنوعی پیداوار اور جینی طور پر تبدیل شدہ جانداروں کو ماحولیاتی نظام میں شامل کیا جانا۔
- انسانی صحت پر مضر اثرات بشمول بہت سی جدید بیماریاں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے۔
تا کہ مزا چکھائے اُن کو، اُن کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آجائیں۔

قرآن (30:41)

2.6 ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم اللہ کی کُل مخلوق کا ایک بہت مختصر، تاہم بے حد طاقتور حصّہ ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ہر طرح سے اور ہر طریقے سے بھلائی کے کام کریں اور برائی دور کریں۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ:-

- ہم اس زمین پر لاتعداد دیگر جانداروں کے ساتھ شراکت میں ہیں۔
- ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم دیگر جانداروں کو دبائیں یا ان کو نقصان پہنچائیں۔
- یہ ہماری ذہانت اور ضمیر کا تقاضہ ہے اور ہمارا دین بھی یہ سکھاتا ہے کہ ہم ہر چیز کے ساتھ احتیاط، توجہ، رحم، احسان اور خوفِ خدا کے ساتھ معاملہ کریں۔

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم

زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پَروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری ہی طرح کی انواع ہیں۔

قرآن (6:38)

لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی بہ نسبت یقیناً زیادہ بڑا کام ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

قرآن (40:57)

2.7 ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہیں۔

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

پھر جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اُس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ برابر بدی کی ہوگی وہ اُس کو دیکھ لے گا۔

قرآن (100:7-8)

2.8 ان تمام حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنی اس ذمہ داری کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہم بطور مسلم پابند ہیں کہ رسول اللہ (صلعم) کے اُسوہ کے مطابق عمل کریں جنہوں نے:-

- ہر جاندار کے حقوق کا اعلان کیا اور ان کی حفاظت کی۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کو غیر قانونی قرار دیا۔ جانداروں کا شوقیہ شکار بند کیا۔

اپنے صحابہ کو پانی کی کفایت کی تلقین کی حتیٰ کہ وضو میں بھی۔ سبز درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا خصوصاً ریگستانوں میں۔ ایک شخص جو کسی گھونسلے سے پرندے کے بچے اٹھالایا تھا اسے واپس بھیجا کہ بچے وہیں رکھ کر آؤ۔ ایک شخص نے چیونٹیوں کے ٹیلے پر آگ لگائی تھی اس سے کہا کہ اس کو بجھادو۔

- مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے گرد حرم قائم کئے جہاں جانور کا شکار ممنوع اور سبزہ کاٹنا بھی منع تھا۔
- حمیٰ قائم کئے تاکہ سبزے اور چارے کا نظم اس انداز سے قائم رہے کہ ہر وقت جانوروں کو چارہ دستیاب ہو۔ زمینیں سبزے سے ڈھکی رہیں تاکہ محفوظ رہیں اور قدرتی جانوروں کے مَساکِن محفوظ رہیں۔
- کفایت شعاری کی زندگی بسر کی، کوئی اسراف نہیں کیا، نہ کوئی چیز ضائع یا برباد کی۔
- اپنے محدود سامان زندگی کو بھی مرمت کر کے از سر نو استعمال کیا یا کسی دیگر مستحق کو استعمال کے لئے دے دیا۔
- سادہ، صحت افزاء غذا استعمال کی جس میں محض کبھی کبھی گوشت ہوتا تھا۔
- اللہ کی کائنات کو پسند فرمایا اور سراہا۔
- قرآن کے الفاظ کے مطابق آپ ''ہر جاندار کے لئے رحمت تھے''۔

3 ہم درخواست کرتے ہیں

3.1 ہم کانفرنس آف پارٹیز (COP) سے، اقوام متحدہ کے موسمیاتی تبدیلی کے کنونشن (UNFCC) اور میٹنگ آف پارٹیز (MOP) سے درخواست کرتے ہیں کہ پیرس میں دسمبر 2015ء میں منعقد ہونے والے مباحثے میں برابری کی بنیاد پر ایسے فیصلے کئے جائیں جن پر عمل آوری سب پر لازم ہو اور جن میں درج ذیل اُمور کا خیال رکھا جائے:-

- سائنسداں متفقہ طور پر موسمیاتی تبدیلیوں کی اہم وجہ گرین ہاؤس گیسوں کو مانتے ہوئے فضا میں ان کی مقدار اس حد تک کم کرنا اور کنٹرول میں رکھنا چاہتے ہیں جو کہ موجودہ دور میں زمین پر بسنے والے جانداروں کے لئے مضر نہ ہو اور دوسروں کو متاثر نہ کر سکے۔
- واضح نشانے (ٹارگٹ) متعین ہوں اور ان پر عمل آوری کا مستقل جائزہ لیا جائے۔
- اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو کرۂ ارض اور اس پر آباد زندگی کو مہلک نتائج کا سامنا کرنا ہوگا۔
- COP کے شانوں پر یہ بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ پوری انسانیت کو درپیش اس خطرے سے نہ صرف بچائے بلکہ ہم سب کو اللہ کی اس سرزمین سے از سرِ نو ایک نیا تعلق اور معاملہ قائم کرنے میں راہنمائی کرے۔

3.2 ہم خصوصاً سبھی خوشحال اور تیل پیدا کرنے والی اقوام سے کہنا چاہیں گے کہ:-

- وہ اپنے یہاں سے خارج ہونے والی گرین ہاؤس گیسوں میں کمی لانے میں پہل کریں اور جلد از جلد اس قائدانہ کردار کو انجام دیں تاکہ موجودہ صدی کے نصف تک ہم اپنے نشانے (ٹارگٹ) تک پہنچ جائیں۔
- جو اقوام کمزور ہیں ان کو فراخدلی سے مالی اور تکنیکی مدد فراہم کریں تاکہ وہ بھی بتدریج لیکن جلد از جلد گرین ہاؤس گیسوں کو اپنے نظام سے ختم کر سکیں۔
- وہ اپنی اس اخلاقی ذمہ داری کو سمجھیں کہ ان پر واجب ہے کہ وہ وسائل کا بہ کفایت استعمال کریں تاکہ زمین کے ناقابل تجدید وسائل کی اب جو بھی مقدار بچی ہے کم از کم اس میں سے ہی غریب ممالک بھی اپنی حصہ پاسکیں۔

- زمین کے درجۂ حرارت میں دو ڈگری کے اضافے، بلکہ بہتر ہوگا اگر صرف ڈیڑھ ڈگری کے اضافے کی حد پر قائم رہیں اور یہ ذہن میں رکھیں کہ ابھی زمینی ایندھن کی دو تہائی مقدار زمین سے نکالی جانی باقی ہے۔
- ماحول اور اس کے وسائل سے بے دریغ منافع کمانے کے بجائے وہ اپنی توجہ ان کے بہ کفایت استعمال اور حفاظت پر رکھیں تاکہ دنیا کے غریب عوام کی زندگیاں بھی سدھر سکیں۔
- اپنے وسائل سبز معیشت کو قائم کرنے کے رُخ پر خرچ کریں۔

3.3 ہم اقوام عالم کے عوام اور ان کے رہنماؤں سے کہنا چاہیں گے:-

- گرین ہاؤس گیسوں کے مکمل اخراج کا پروگرام جلد از جلد ترتیب دے لیں تاکہ فضا میں ان گیسوں کی مقدار مستحکم ہو جائے۔
- کوشش کریں کہ صد فیصد توانائی کے قابل تجدید ذرائع کا استعمال کریں تاکہ فضا میں گیسوں کے اخراج کو مکمل ختم کیا جا سکے تاکہ فضا کو پہنچائے گئے نقصان کا ازالہ کیا جا سکے۔
- توانائی کے قابل تجدید ذرائع کو لامحدود کر کے ہر طرف ان کا فروغ کریں تاکہ غربت کم ہو اور پائیدار ترقی ہو سکے۔
- اس بات کو سمجھ لیں کہ زمین کے محدود وسائل کے ساتھ بے تحاشہ مادّی دوڑ قابل برداشت نہیں ہے۔ ترقی اور خوشحالی کے اقدامات اعتدال اور عقلمندی کے ساتھ کیے جائیں تاکہ سبھی کا بھلا ہو خصوصاً ان غریب اور پسماندہ عوام کا جو کہ ان آفات کی وجہ سے پہلے سے ہی بدحال ہیں اور ان کے اثرات ابھی فی الفور ختم بھی ہونے والے نہیں ہیں۔
- انسانی ترقی و خوشحالی کے لئے ایک نیا ماڈل تشکیل دیں۔ موجودہ مادّی ماڈل نے ہمارے وسائل کو لگ بھگ ختم، ماحول کو برباد اور عدم یکسانیت کو فروغ دیا ہے۔
- کمزور اور تباہی کے کنارے کھڑے ممالک کی ہر ممکنہ مدد کو ترجیح دیں۔ ان کو اپنا کر، مدد بہم پہنچائیں۔ اسی طرح مقامی، قبائلی اور دیگر کمزور گروپوں، مع خواتین و اطفال کی مدد کریں۔

3.4 ہم کارپوریشنز، مالی اور تجارتی اداروں سے کہنا چاہیں گے:-

- آپ کے بے تحاشہ نفع کمانے کی دوڑ سے ماحول کو جو نقصان پہنچا ہے اس کے تئیں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ ماحول کی درستگی کے واسطے زیادہ واضح اور واجب اقدامات پر توجہ دیں تاکہ قدرتی ماحول سدھر سکے۔
- ماحول کو ہوئے اِس نقصان کو درست کرنے کے واسطے صد فیصد قابل تجدید ذرائع توانائی استعمال کرنے کا تہیّہ کریں یا اپنے اداروں/کارخانوں سے جلد از جلد گیس اخراجات یکسر ختم کریں اور اپنی سرمایہ کاری کا رخ قابل تجدید ذرائع توانائی کی طرف کریں۔
- موجودہ ترقیاتی ماڈل جو نا قابل برداشت معاشی ترقی پر مشتمل ہے اسے چھوڑ کر وسائل کو باہم گردش دینے والا قابل برداشت ماڈل اپنائیں۔
- اپنی سماجی اور ماحولیاتی ذمہ داریوں پر مزید دھیان دیں۔ خصوصاً اس لئے کہ قدرتی وسائل کا وجود خطرے میں ہے۔
- زمینی ایندھن سے قابل تجدید ایندھن اور ذرائع توانائی کی طرف منتقلی میں مدد کریں تاکہ معاشی سرگرمیوں میں بھی انہی قابل تجدید وسائل اور متبادل کا استعمال ہو۔

3.5 ہم سبھی گروپوں کو پکارتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ شریک ہوں اور اس کارِ خیر میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی ہم دیگر مذاہب کی جانب سے اس رخ ہوئی پیش رفت کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ ہم سبھی اس ریس میں فتحیاب ہوں۔

وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

اور لیکن تاکہ وہ تمہیں اُس میں آزمائے جو اُس نے تمہیں دیا ہے۔ پس خیر میں (ایک دوسرے سے) سبقت کرو۔

قرآن (5:48)

اگر ہم سبھی افراد اپنے اپنے عقائد کی بنیاد پر ان مسائل کا بہترین حل لائیں گے تو یقیناً ہم اس مشکل دور سے باہر نکل آئیں گے۔

3.6 آخیر میں ہم سبھی مسلمانوں سے وہ چاہیں:-

- صدر مملکت ہوں۔
- سیاسی رہنما ہوں۔
- تجارتی کنبے ہوں۔
- UNFCCC ڈیلی گیٹ ہوں۔
- مذہبی رہنما یا اسکالر ہوں۔
- مساجد کے خطیب ہوں۔
- اسلامی اوقاف کے متوّلی ہوں۔
- تعلیمی اداروں کے سربراہ ہوں۔
- عوامی رہنما ہوں۔
- سماجی کارکن ہوں۔
- غیر حکومتی فلاحی ادارے ہوں۔
- ذرائع ابلاغ وترسیل سے وابستہ ہوں۔

درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسی عادات واطوار، ذہنیت اور دیگر بنیادی وجوہات کو کنٹرول کرنے کی بھرپور کوشش کریں جن کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلیاں، ماحول کی تباہی اور جانداروں کی ہلاکتیں ہمارے سامنے آرہی ہیں۔ رسول اللہ صلعم کی حیات مبارکہ کی مثال سامنے رکھتے ہوئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کارِخیر کو فروغ دیں اور آج کے دور کے خطرناک ترین فساد کو روکیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا

اور زمین میں اِتراتا ہوا (اکڑ کر) نہ چل۔ بیشک تو زمین کو ہرگز نہ چیر ڈالے گا اور نہ پہاڑ کی بلندی کو پہنچے گا۔

قرآن (17:37)

ہمیں رسولِ اکرم ﷺ کے اس قول کو ذہن میں رکھنا چاہئے:-

دنیا بہت سرسبز وشاداب ہے اور بے شک اللہ نے تم کو اس میں خلیفہ بنایا ہے اور وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیسے اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہو۔

(صحیح مسلم- راوی، ابوسعید الخذری)

•••••••••••••

Urdu Version: Dr. M. Aslam Parvaiz
Vice Chancellor,
Maulana Azad National Urdu University (MANUU),
Hyderabad, India
Director,
Islamic Foundation for Science & Environment
(IFSE), India

اُردو قالب: ڈاکٹر محمد اسلم پرویز
وائس چانسلر
مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد، انڈیا
ڈائریکٹر
اسلامک فاؤنڈیشن برائے سائنس وماحولیات، نئی دہلی